احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

جمعرات 18 دسمبر 2003ء

روزنامہ ٹیلیفون نمبر 213029 C.P.L 29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

جمعرات 18 دسمبر 2003ء، 23 شوال 1424 ہجری-18 فتح 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 286

غریب دینداروں کو خوشخبری

حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ ایک دفعہ بہت غریب صحابہ کی مجلس میں تشریف لے گئے جو ایک قاری سے قرآن سن رہے تھے۔ آپؐ نے ان سے فرمایا اے مہاجرین میں سے مفلسوں کی جماعت تمہیں قیامت کے دن کامل نور کی بشارت ہو۔ تم جنت میں امراء سے نصف دن پہلے داخل ہو گے اور یہ نصف دن 500 سال کے برابر ہے۔

(سنن ابی داؤد کتاب العلم باب القمص حدیث نمبر:3181)

اخلاق عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

دلداری اور غریب نوازی کا ایک واقعہ بہت پیارا اور نہایت ایمان افروز ہے۔ منشی ظفر احمد صاحب روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود مغرب کی نماز کے بعد......مبارک قادیان کی اوپر کی چھت پر چند مہمانوں کے ساتھ کھانا کھانے کے انتظار میں تشریف فرما تھے۔ اس وقت ایک احمدی دوست میاں نظام دین صاحب ساکن لدھیانہ جو بہت غریب آدمی تھے۔ اور ان کے کپڑے بھی پھٹے پرانے تھے حضور سے چار پانچ آدمیوں کے فاصلہ پر بیٹھے تھے۔ اتنے میں چند معزز مہمان آکر حضور کے قریب بیٹھتے گئے اور ان کی وجہ سے ہر دفعہ میاں نظام دین کو پرے ہٹنا پڑتا حتی کہ وہ ہٹتے ہٹتے جوتیوں کی جگہ پر پہنچ گئے۔ اتنے میں کھانا آیا تو حضور نے جو یہ سارا نظارہ دیکھ رہے تھے ایک سالن کا پیالہ اور کچھ روٹیاں ہاتھ میں اٹھا لیں اور میاں نظام دین سے مخاطب ہو کر فرمایا ''آؤ میاں نظام دین ہم اور آپ اندر بیٹھ کر کھانا کھائیں۔'' یہ فرما کر حضور بیت الذکر کے ساتھ والی کوٹھڑی میں تشریف لے گئے اور حضور نے اور میاں نظام دین نے کوٹھڑی کے اندر اکٹھے بیٹھ کر ایک ہی پیالہ میں کھانا کھایا۔ اس وقت میاں نظام دین خوشی سے پھولے نہیں سماتے تھے اور جو لوگ میاں نظام دین کو عملاً پرے دھکیل کر حضرت مسیح موعود کے قریب بیٹھ گئے تھے وہ شرم سے کٹے جاتے تھے۔

اس لطیف روایت سے تکبر اور نخوت کے خلاف اور دلداری اور مساوات اور اخوت اور غریب نوازی کے حق میں جو عظیم الشان سبق حاصل ہوتا ہے وہ کسی تشریح کا محتاج نہیں اور حضرت مسیح موعود نے کمال دانائی سے یہ سبق اپنے قول سے نہیں بلکہ اپنے عمل سے دیا جو قول کی نسبت ہمیشہ زیادہ اثر رکھتا ہے۔ آپ کی غریب نواز آنکھ نے دیکھا کہ ایک خستہ حال وریدہ لباس مہمان کو آہستہ آہستہ نام نہاد ''بڑے لوگوں'' نے دانستہ یا نادانستہ جوتیوں کی طرف دھکیل دیا ہے تو اس (۔) نظارے سے آپ کے دل کو سخت چوٹ لگی اور اس غریب شخص کے جذبات کا خیال کر کے آپ کا دل بے چین ہو گیا اور آپ نے فوراً سالن کا پیالہ اور روٹیاں اٹھائیں اور اس مہمان کو ساتھ لے کر قریب کے حجرے میں تشریف لے گئے اور وہاں اس کے ساتھ مل کر کھانا کھایا۔ بے شک جس شخص کو خدا نے دنیا میں عزت دی ہے ہمارا فرض ہے کہ عام حالات میں اس کے ظاہری اکرام کا خیال رکھیں لیکن یہ اکرام ایسے رنگ میں نہیں ہونا چاہئے کہ جس میں کسی غریب شخص کی تذلیل یا دل شکنی کا پہلو پیدا ہو۔

(سیرۃ طیبہ۔ صفحہ 188)

نماز جنازہ حاضر و غائب

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 13 دسمبر 2003ء کو مندرجہ ذیل نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھایا۔

نماز جنازہ حاضر

مکرم محمد الطاف صاحب ابن مکرم محمد نواز مومن صاحب (داماد مکرم عبد اللطیف احمد صاحب سابق امیر خیر پور سکھر حال بریڈفورڈ) مورخہ 4 دسمبر 2003 کو اوسلو ناروے میں ایک درخت اوپر آ گرنے سے موقع پر وہی وفات پا گئے۔ آپ حضرت خدا بخش المعروف مومن جی رفیق حضرت مسیح موعود کے نواسے تھے۔ مرحوم کے والد (حال مقیم جرمنی) واقف زندگی کی حیثیت سے الفضل، خلافت لائبریری اور آخری دنوں میں شعبہ رشتہ ناطہ میں خدمات سر انجام دیتے رہے ہیں۔ مرحوم کی والدہ مکرمہ امۃ الرحمٰن طیبہ صاحبہ المعروف مسز مومن جی نے نصرت گرلز سکول اور فضل عمر سکول ربوہ میں ٹیچر اور ہیڈ مسٹرس کے طور پر تیس سال خدمات سر انجام دی ہیں۔ مرحوم دیندار مخلص اور جماعت کے ایک فعال کارکن تھے۔ آپ نے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ ایک بیٹا اور ایک بیٹی یادگار چھوڑے ہیں جو تحریک وقف نو میں شامل ہیں۔

نماز جنازہ غائب

مکرم ملک عنایت اللہ صاحب سابق صدر گارڈن ٹاؤن لاہور مورخہ یکم رمضان المبارک 28 اکتوبر 2003ء بعمر 83 سال لاہور میں وفات پا گئے۔ مرحوم موصی تھے ربوہ میں ان کی نماز جنازہ کی ادائیگی کے بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ مرحوم حضرت مولوی محمد عبداللہ بوتالوی صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے بیٹے اور مکرم مولوی عبد الرحمٰن انور صاحب مرحوم سابق پرائیویٹ سیکرٹری و محترم حافظ قدرت اللہ صاحب مرحوم سابق مربی ہالینڈ و انڈونیشیا کے چھوٹے بھائی تھے۔ آپ نیک طبع، ملنسار اور نہایت مخلص انسان تھے۔ محکمہ انہار پنجاب سے ریٹائرمنٹ

باقی صفحہ 8 پر

مشعل راہ

ایثار کا جذبہ انسان کو خدا کا مظہر بنا دیتا ہے

حضرت مصلح موعود خلیفة المسیح الثانی فرماتے ہیں:

جب کوئی شخص ایک منٹ کے لئے بھی اپنے فوائد کو نظر انداز کر کے دوسرے کو فائدہ پہنچانے کے خیال سے کوئی کام کرتا ہے، اس ایک منٹ کے لئے وہ خدا تعالیٰ کا مظہر بن جاتا ہے۔ کیونکہ خدا ہی ہے جو اپنے فائدہ کے لئے کوئی کام نہیں کرتا، بلکہ دوسروں کو فائدہ پہنچانے کے لئے تمام کام کرتا ہے۔ وہ غنی ہے اور اس بات سے بے نیاز ہے کہ اسے کوئی فائدہ ہو۔ وہ جو بھی کام کرتا ہے مخلوق کے لئے کرتا ہے۔ پس جس گھڑی بندہ کوئی ایسا کام کرتا ہے جس کا فائدہ اس کی ذات کو نہیں پہنچتا بلکہ دوسروں کو پہنچتا ہے تو اس گھڑی میں وہ خدا نما آئینہ ہوتا ہے۔ جس میں سے خدا تعالیٰ کا چہرہ نظر آ رہا ہوتا ہے اور یہ لازمی بات ہے کہ جو چیز ایک وقت انسان کیساتھ وابستہ ہوگی وہ بعد میں بھی اپنا اثر دکھائے گی۔ دیکھو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب تم جمعہ کے لئے آؤ تو اپنے کپڑوں کو خوشبو لگا کر آؤ۔ اب خوشبو لگانا ایک منٹ کا کام ہے۔ مگر وہ خوشبو بعد میں بھی گھنٹہ دو گھنٹہ ایک دن دو دن بلکہ ہفتہ ہفتہ تک جیسی جیسی قیمتی خوشبو ہوتی ہے، قائم رہتی ہے۔ بارش برستی ہے اور وہ محدود وقت میں برستی ہے مگر اس کی ٹھنڈک کا اثر دنوں چلا جاتا ہے۔ آگ جلتی ہے تو گو بعد میں بجھ بھی جاتی ہے مگر کمرے میں پھر بھی بہت دیر تک گرمی قائم رہتی ہے۔ اسی طرح جب کوئی مومن خدا نما ہو جاتا ہے اور وہ کوئی ایسا کام کرتا ہے جس میں وہ اپنے فائدہ کو بالکل نظر انداز کر دیتا ہے اور محض دوسروں کو فائدہ پہنچانا اپنا منتہیٰ قرار دے لیتا ہے تو اس وقت وہ خدا تعالیٰ کا مظہر ہو جاتا ہے اور یہ کیونکر ممکن ہے کہ عطر کا ایک چھینٹا جب کپڑوں پر پڑے تو کئی کئی دن تک انسانی دماغ کو معطر رکھے۔ سورج چڑھے اور اس کے غروب ہونے کے بعد بھی زمین سے گرمی کی لپٹیں آتی رہیں۔ بارش برسے اور اس کے کئی کئی دن بعد بھی ٹھنڈک محسوس ہوتی رہے۔ مگر خدا کسی جسم میں آئے اور اس کا اثر کام کے ختم ہوتے ہی غائب ہو جائے۔ اگر تم ایک منٹ کے لئے بھی خدا تعالیٰ کا مظہر بن جاتے ہو تو یقیناً اس کے گھنٹوں بعد کی تمہاری حالت بھی خدا نما ہوگی۔ اور تم ایک منٹ میں جو کام کرو گے اس کے بدلہ کئی گھنٹوں کے لئے خدا تعالیٰ کے مظہر بن جاؤ گے اور اگر تم اس ایک منٹ کو ترقی دیتے چلے جاؤ تو پھر تم چوبیس گھنٹے ہی خدا تعالیٰ کے مظہر بن سکتے ہو چاہے دنیا کے نزدیک تم نے خدمت خلق کے لئے ایک یا دو گھنٹہ وقت دیا ہو۔ جس طرح آگ بجھ جاتی ہے مگر کمرہ پھر بھی گرم رہتا ہے۔ بارش برس جاتی ہے مگر خنکی پھر بھی قائم رہتی ہے۔ اس طرح ہوتے ہوتے تمہاری یہ حالت ہو جائے گی کہ تمہارا گھنٹہ دو گھنٹہ کا کام اپنے اثرات کے لحاظ سے سے چوبیس گھنٹوں پر پھیل جائے گا اور پھر کل کا کام اس اثر کو اور بڑھائے گا اور پرسوں کا کام اس اثر کو اور ترقی دے گا۔ یہاں تک کہ بالکل ممکن ہے بلکہ غالب ترین بات یہ ہے کہ تمہاری روحانیت اس قدر ترقی کر جائے اور تمہاری نیتیں اتنی صاف ہو جائیں کہ وہ دو گھنٹے کا کام نہ صرف تمہیں باقی بائیس گھنٹوں کے لئے خدا تعالیٰ کا مظہر بنا دے بلکہ جب دوسرا دن چڑھے تو اس دن جو کام تم خدا تعالیٰ کے نمونہ پر کرو صرف اسی کی وجہ سے خدا تعالیٰ کے مظہر نہ بنو بلکہ پہلے دن کی مظہریت بھی ابھی باقی ہو اور وہ دونوں مل کر تمہارے نور کو اور بھی بڑھا دیں اور ہوتے ہوتے ایک غیر محدود ذخیرہ انعکاسات الٰہیہ کا تمہارے جسم میں جمع ہو جائے۔ آخر یہی وہ طریقہ ہے جس کے ماتحت کسی انسان کی تمام زندگی اللہ تعالیٰ کی راہ میں وقف کہلاتی ہے ورنہ انسان کو اللہ تعالیٰ نے جس قسم کا بنایا ہے اس کے لحاظ سے چوبیس گھنٹے وہ مسلسل اللہ تعالیٰ کا مظہر نہیں بن سکتا .... انبیاء خدا تعالیٰ کی محبت میں اس قدر محو ہوتے ہیں کہ جب وہ سوتے ہیں اس وقت بھی ان پر یہی محویت طاری ہوتی ہے۔ جب اٹھتے ہیں اس وقت بھی یہی محویت ہوتی ہے۔ جب کھاتے ہیں اس وقت بھی اور جب پیتے ہیں اس وقت بھی۔ اس طرح ان کی نیند بھی خدا کے لئے ہوتی ہے اور ان کی بیداری بھی، ان کا کھانا بھی خدا کے لئے ہوتا ہے اور ان کا پینا بھی۔ اسی طرح ان کا اٹھنا۔ ان کا بیٹھنا، ان کا نہانا، ان کا پیشاب پاخانہ کرنا سب خدا کے لئے ہوتا ہے۔ وہ کام دنیا کو دنیا کے نظر آتے ہیں مگر خدا تعالیٰ کی نگاہ میں وہ اس کے لئے ہوتے ہیں۔ کیونکہ ان کاموں میں وہی خوشبو سمائی ہوئی ہوتی ہے جو خوشبو ان کی زندگی کا اصل مقصود ہوتی ہے تو جب محض للہ کوئی شخص کام کرتا ہے اس وقت اس کی باقی گھڑیوں پر بھی اس کا اثر پڑتا ہے۔

(مشعل راہ جلد اول ص 60)

اہل وفا ہو جاؤ

عہد شکنی نہ کرو اہل وفا ہو جاؤ
اہل شیطاں نہ بنو اہل خدا ہو جاؤ
گرتے پڑتے در مولیٰ پہ رسا ہو جاؤ
اور پروانے کی مانند فدا ہو جاؤ
حق کے پیاسوں کیلئے آب بقا ہو جاؤ
خشک کھیتوں کے لئے کالی گھٹا ہو جاؤ
بادشاہی کی تمنا نہ کرو ہرگز تم
کوچہ یار یگانہ کے گدا ہو جاؤ
قطب کا کام دو تم ظلمت و تاریکی میں
بھولے بھٹکوں کے لئے راہ نما ہو جاؤ
راہ مولیٰ میں جو مرتے ہیں وہی جیتے ہیں
موت کے آنے سے پہلے ہی فنا ہو جاؤ

کلام محمود

گیسٹ ہاؤس لجنہ اماء اللہ پاکستان کا افتتاح

مورخہ 4 دسمبر 2003ء بروز جمعرات لجنہ اماء اللہ پاکستان کے نوتعمیر شدہ گیسٹ ہاؤس کی افتتاحی تقریب لجنہ اماء اللہ کے ہال میں صبح ساڑھے گیارہ بجے منعقد ہوئی۔ اس تقریب کے مہمان خصوصی محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی تھے۔ مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب نے دفتر کی طرف سے مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم سید وسیم احمد صاحب انجینئر نے رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ آج جس عمارت کے افتتاح کے لئے ہم جمع ہیں اس کا سنگ بنیاد 19 جنوری 2002ء کو رکھا گیا تھا۔ اس عمارت کا ڈیزائن مکرم ڈاکٹر رفیق احمد ملک صاحب آرکیٹیکٹ لاہور نے تیار کیا ہے۔ دو منزلہ گیسٹ ہاؤس میں تیسری منزل کی گنجائش موجود ہے۔ اس میں 12 کمرے مع اٹیچ باتھ تعمیر ہوئے ہیں اس کے علاوہ دو ڈائننگ ہال، 2 کچن، دو میٹنگ ہال، دو گیلریز، دو لابیز اور دو ٹیرس ہیں۔ ایک گیراج، سٹور اور دس کامن باتھ رومز بھی موجود ہیں۔ عمارت میں سنٹرل کولنگ سسٹم بھی لگایا گیا ہے بلڈنگ کا مسقف حصہ پندرہ ہزار آٹھ سو پچاس مربع فٹ ہے۔ رپورٹ کے بعد مکرم حافظ مظفر احمد صاحب نے لجنہ اماء اللہ پاکستان کی طرف سے تمام مجالس ہائے پاکستان کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے اس کے لئے مالی معاونت کی۔ اس کے علاوہ اس کی تعمیر کے حوالے سے مکرم وسیم احمد صاحب انجینئر، مکرم ملک رفیق احمد صاحب آرکیٹیکٹ، محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب اور جملہ شرکاء تقریب کا شکریہ بھی ادا کیا۔ محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے اس گیسٹ ہاؤس کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کروائی بعد ازاں مہمانان احاطہ دفتر لجنہ اماء اللہ میں تعمیر ہونے والے گیسٹ ہاؤس تشریف لے گئے اور اس کے مختلف حصے دیکھے جس کے بعد جملہ شرکاء کی ریفریشمنٹ کروائی گئی جس کے ساتھ یہ پروقار تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

ہماری جماعت یہ غم دنیوی غموں سے بڑھ کر اپنی جان پر لگائے کہ ان میں تقویٰ ہے یا نہیں

ایک متقی کو آئندہ کی زندگی یہیں دکھلائی جاتی ہے، انہیں اسی زندگی میں خدا ملتا ہے

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود کے ارشادات کی روشنی میں تقویٰ کی اہمیت، برکات اور حصول کے ذرائع کا اثر انگیز تذکرہ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جلسہ سالانہ برطانیہ 25 جولائی 2003ء کے موقع پر افتتاحی خطاب

حضور انور کے خطاب کا متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

قسط اول

تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ: اس وقت میں اپنی جلسہ سالانہ کی پہلی تقریر میں حضرت اقدس مسیح موعود کی جلسہ سالانہ 1897ء کی جو پہلی تقریر تھی اس میں سے اقتباسات آپ کے سامنے رکھوں گا لیکن اس سے پہلے حضرت اقدس مسیح موعود کا ایک ارشاد ہے کہ کس طرح ہمیں باتیں یاد رکھنی چاہئیں وہ پیش کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا:

''سب کو متوجہ ہو کر سننا چاہئے، پورے غور و فکر کے ساتھ سنو کیونکہ یہ معاملہ ایمان کا ہے اس میں سستی، غفلت اور عدم توجہ بہت برے نتائج پیدا کرتی ہے۔ جو لوگ ایمان میں غفلت سے کام لیتے ہیں اور جب ان کو مخاطب کر کے کچھ بیان کیا جائے تو غور سے اس کو نہیں سنتے۔ ان کو بولنے والے کے بیان سے خواہ وہ کیسا ہی اعلیٰ درجہ کا مفید اور مؤثر کیوں نہ ہو، کچھ بھی فائدہ نہیں ہوتا۔ ایسے ہی لوگ ہوتے ہیں جن کی بابت کہا جاتا ہے کہ وہ کان رکھتے ہیں مگر سنتے نہیں اور دل رکھتے ہیں پر سمجھتے نہیں۔ پس یاد رکھو کہ جو کچھ بیان کیا جاوے اسے توجہ اور بڑے غور سے سنو کیونکہ جو توجہ سے نہیں سنتا وہ خواہ عرصہ دراز تک فائدہ رساں وجود کی صحبت میں رہے اسے کچھ بھی فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔''

(الحکم 10 مارچ 1902ء)

اس وقت جو میں اقتباسات تقریر کے پیش کروں گا یہ تقویٰ کے بارہ میں ہے۔ حضرت مسیح موعود نے ہمیں تقویٰ کے بارہ میں ایسی نصائح فرمائی ہیں اور مختلف زاویوں سے تقویٰ کے حصول کے ذرائع بتائے ہیں جس پر اگر عمل کر لیا جائے تو ناممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ کی خشیت اور اس سے تعلق دل میں پیدا نہ ہو۔ آپ فرماتے ہیں:

''اپنی جماعت کی خیر خواہی کے لئے زیادہ ضروری بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ تقویٰ کی بابت نصیحت کی جاوے، کیونکہ یہ بات عقلمند کے نزدیک ظاہر ہے کہ بجز تقویٰ کے اور کسی بات سے اللہ تعالیٰ راضی نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اللہ یقیناً اُن لوگوں کے ساتھ ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور جو احسان کرنے والے ہیں۔ (النحل:129)

ہماری جماعت کے لئے خاص کر تقویٰ کی ضرورت ہے۔ خصوصاً اس خیال سے بھی کہ وہ ایک ایسے شخص سے تعلق رکھتے ہیں اور اس کے سلسلہ بیعت میں ہیں جس کا دعویٰ ماموریت کا ہے تا وہ لوگ جو خواہ کسی قسم کے بغضوں، کینوں یا شرکوں میں مبتلا تھے یا کیسے ہی رُوبہ دنیا تھے ان تمام آفات سے نجات پاویں۔

آپ جانتے ہیں کہ اگر کوئی بیمار ہو جاوے خواہ اس کی بیماری چھوٹی ہو یا بڑی اگر اس بیماری کے لئے دوا نہ کی جاوے اور علاج کے لئے دکھ نہ اٹھایا جاوے بیمار اچھا نہیں ہو سکتا۔ ایک سیاہ داغ منہ پر نکل کر ایک بڑا فکر پیدا کر دیتا ہے کہ کہیں یہ داغ بڑھتا بڑھتا کُل منہ کو کالا نہ کر دے۔ اسی طرح معصیت کا بھی ایک سیاہ داغ دل پر ہوتا ہے۔ صغائر سہل انگاری سے کبائر ہو جاتے ہیں۔ یعنی چھوٹے گناہ اگر ان کی پرواہ نہ کی جائے تو بڑے گناہ بن جاتے ہیں۔'' صغائر وہی داغ چھوٹا ہے جو بڑھ کر آخر کار کُل منہ کو سیاہ کر دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ رحیم و کریم ہے ویسا ہی قہار اور منتقم بھی ہے۔ ایک جماعت کو دیکھتا ہے کہ ان کا دعویٰ اور لاف و گزاف تو بہت کچھ ہے اور ان کی عملی حالت ایسی نہیں تو اس کا غیظ و غضب بڑھ جاتا ہے۔ پھر ایسی جماعت کی سزا دہی کے لئے وہ کفار کو ہی تجویز کرتا ہے۔ جو لوگ تاریخ سے واقف ہیں وہ جانتے ہیں کہ کئی دفعہ مسلمان کافروں سے تہ تیغ کئے گئے۔ جیسے چنگیز خاں اور ہلاکو خاں نے مسلمانوں کو تباہ کیا، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے حمایت اور نصرت کا وعدہ کیا ہے، لیکن پھر بھی مسلمان مغلوب ہوئے۔ اس قسم کے واقعات بسا اوقات پیش آئے۔ اس کا باعث یہی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ دیکھتا ہے کہ زبان لا الہ الا اللہ تو پکارتی ہے لیکن اس کا دل اور طرف ہے اور اپنے افعال سے وہ بالکل رو بہ دنیا ہے تو پھر اس کا قہر اپنا رنگ دکھاتا ہے۔

آپ فرماتے ہیں کہ:

''اللہ کا خوف اسی میں ہے کہ انسان دیکھے کہ اس کا قول و فعل کہاں تک ایک دوسرے سے مطابقت رکھتا ہے۔ پھر جب دیکھے کہ اس کا قول و فعل برابر نہیں تو سمجھ لے کہ مورد غضب الٰہی ہوگا۔ جو دل ناپاک ہے خواہ قول کتنا ہی پاک ہو وہ دل خدا کی نگاہ میں قیمت نہیں پاتا بلکہ خدا کا غضب مشتعل ہوگا۔ پس میری جماعت سمجھ لے کہ وہ میرے پاس آئے ہیں، اسی لئے کہ تخم ریزی کی جاوے جس سے وہ پھلدار درخت ہو جائے۔ پس ہر ایک اپنے اندر غور کرے کہ اس کا اندرونہ کیسا ہے؟ اور اس کی باطنی حالت کیسی ہے؟ اگر ہماری جماعت بھی خدانخواستہ ایسی ہے کہ اس کی زبان پر کچھ ہے اور دل میں کچھ ہے تو پھر خاتمہ بالخیر نہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ جب دیکھتا ہے کہ ایک جماعت جو دل سے خالی ہے اور زبانی دعوے کرتی ہے۔ وہ غنی ہے، وہ پرواہ نہیں کرتا۔ بدر کی فتح کی پیشگوئی ہو چکی تھی، ہر طرح فتح کی امید تھی لیکن پھر بھی آنحضرت ﷺ رو رو کر دعا مانگتے تھے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے عرض کیا کہ جب ہر طرح فتح کا وعدہ ہے تو پھر ضرورت الحاح کیا ہے؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ وہ ذات غنی ہے، یعنی ممکن ہے کہ وعدۂ الٰہی میں کوئی مخفی شرائط ہوں۔

پس ہمیشہ دیکھنا چاہئے کہ ہم نے تقویٰ و طہارت میں کہاں تک ترقی کی ہے۔ اس کا معیار قرآن ہے۔ اللہ تعالیٰ نے متقی کے نشانوں میں ایک یہ بھی نشان رکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ متقی کو مکروہات دنیا سے آزاد کر کے اس کے کاموں کا خود کفیل ہو جاتا ہے۔ جیسے کہ فرمایا جو شخص خدا تعالیٰ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ ہر ایک مصیبت میں اس کے لئے راستہ مخلصی نکال دیتا ہے اور اس کے لئے ایسے روزی کے سامان پیدا کر دیتا ہے کہ اس کے علم و گمان میں نہ ہوں۔ (الطلاق:۳۔۴)

یعنی یہ بھی ایک علامت متقی کی ہے کہ اللہ تعالیٰ متقی کو نابکار ضرورتوں کا محتاج نہیں کرتا۔ مثلاً ایک دوکاندار یہ خیال کرتا ہے کہ دروغگوئی کے سوا اس کا کام ہی نہیں چل سکتا، اس لئے وہ دروغ گوئی سے باز نہیں آتا اور جھوٹ بولنے کے لیے وہ مجبوری ظاہر کرتا ہے لیکن یہ امر ہرگز سچ نہیں۔ خدا تعالیٰ متقی کا خود محافظ ہو جاتا ہے اور اسے ایسے مواقع سے بچالیتا ہے جو خلاف حق پر مجبور کرنے والے ہوں۔ یاد رکھو جب اللہ تعالیٰ کو کسی نے چھوڑا، تو خدا نے اسے چھوڑ دیا۔ جب رحمان نے چھوڑ دیا، تو ضرور شیطان اپنا رشتہ جوڑے گا۔

یہ نہ سمجھو کہ اللہ تعالیٰ کمزور ہے۔ وہ بڑی طاقت والا ہے۔ جب اس پر کسی امر میں بھروسہ کرو گے وہ ضرور تمہاری مدد کرے گا۔ یعنی جو اللہ پر توکل کرے تو وہ اُس کے لئے کافی ہے۔ (الطلاق:4)

لیکن جو لوگ ان آیات کے پہلے مخاطب تھے، وہ اہل دین تھے۔ ان کی ساری فکریں محض دینی امور کے لیے تھیں اور دنیوی امور حوالہ بخدا تھے، اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان کو تسلی دی کہ میں تمہارے ساتھ ہوں۔ غرض برکات تقویٰ میں سے ایک یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ متقی کو ان مصائب سے مخلصی بخشتا ہے جو دینی امور میں حارج ہوں''۔

پھر متقی کے لئے روحانی رزق کیا ہے۔ اس بارہ میں فرماتے ہیں:

''ایسا ہی اللہ تعالیٰ متقی کو خاص طور پر رزق دیتا ہے۔ یہاں میں معارف کے رزق کا ذکر کروں گا۔ آنحضرت ﷺ کو باوجود امی ہونے کے تمام جہان کا مقابلہ کرنا تھا جس میں اہل کتاب، فلاسفر، اعلیٰ درجہ کے علمی مذاق والے لوگ اور عالم فاضل شامل تھے لیکن آپ کو روحانی رزق اس قدر ملا کہ آپؐ سب پر غالب آئے اور ان سب کی غلطیاں نکالیں۔

یہ روحانی رزق تھا جس کی نظیر نہیں۔ متقی کی شان میں دوسری جگہ یہ بھی آیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے ولی وہ ہیں جو متقی ہیں۔

(الانفال:53)

یعنی اللہ تعالیٰ کے دوست۔ پس یہ کیسی نعمت ہے کہ تھوڑی سی تکلیف سے خدا کا مقرب کہلائے۔ آج کل زمانہ کس قدر پست ہمت ہے۔ اگر کوئی حاکم یا افسر کسی کو یہ کہہ دے کہ تو میرا دوست ہے یا اس کو کرسی دے اور اس کی عزت کرے، تو وہ شیخی کرتا ہے۔ فخر کرتا پھرتا ہے، لیکن اس انسان کا کس قدر افضل رتبہ ہوگا جس کو اللہ تعالیٰ اپنا ولی یا دوست کہہ کر پکارے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت رسول کریم ﷺ کی زبان سے یہ وعدہ فرمایا ہے جیسے کہ ایک حدیث بخاری میں وارد

ہے۔یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرا ولی ایسا قرب میرے ساتھ بذریعہ نوافل پیدا کر لیتا ہے کہ مَیں بھی اس سے پیار کرنے لگتا ہوں اور جب مَیں اس سے محبت کرنے لگ جاؤں تو مَیں اس کے کان بن جاتا ہوں جن سے وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں جن سے وہ پکڑتا ہے اور اس کے پاؤں بن جاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے اور اگر وہ مجھ سے کچھ مانگتا ہے تو مَیں ضرور اس کو وہ دے دیتا ہوں اور اگر وہ میری پناہ کا طلبگار ہو تو مَیں (شیطان کے مقابل پر) ضرور اُسے محفوظ رکھتا ہوں“۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ:

”انسان جس قدر نیکیاں کرتا ہے اس کے دو حصے ہوتے ہیں ایک فرائض دوسرے نوافل۔فرائض یعنی جو انسان پر فرض کیا گیا ہو۔جیسے قرضہ کا اتارنا۔یا نیکی کے مقابل نیکی۔ان فرائض کے علاوہ ہر ایک نیکی کے ساتھ نوافل ہوتے ہیں،یعنی ایسی نیکی جو اس کے حق سے فاضل ہو۔جیسے احسان کے مقابل احسان کے علاوہ اور احسان کرنا یہ نوافل ہیں۔یہ بطور مکملات اور مُتَمِّمَات فرائض کے ہیں۔اس حدیث میں بیان ہے کہ اولیاء اللہ کے دینی فرائض کی تکمیل نوافل سے ہوتی رہتی ہے۔مثلاً زکوٰۃ کے علاوہ وہ اور صدقات دیتے ہیں۔اللہ تعالیٰ ایسوں کا ولی ہو جاتا ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس کی دوستی یہاں تک ہوتی ہے کہ میں اس کے ہاتھ،پاؤں حتیٰ کہ اس کی زبان ہو جاتا ہوں جس سے وہ بولتا ہے“۔

حضرت اقدس مسیح موعود ہر احمدی سے یہ امید رکھتے ہیں کہ اس کا ہر ایک فعل خدا کے منشاء کے مطابق ہو۔آپ فرماتے ہیں کہ:

”بات یہ ہے کہ جب انسان جذبات نفس سے پاک ہوتا اور نفسانیت چھوڑ کر خدا کے ارادوں کے اندر چلتا ہے اس کا کوئی فعل ناجائز نہیں ہوتا بلکہ ہر ایک فعل خدا کی منشاء کے مطابق ہوتا ہے۔جہاں لوگ ابتلاء میں پڑتے ہیں وہاں یہ امر ہمیشہ ہوتا ہے کہ وہ فعل خدا کے ارادہ سے مطابق نہیں ہوتا۔خدا کی رضا اس کے برخلاف ہوتی ہے۔ایسا شخص اپنے جذبات کے نیچے چلتا ہے۔مثلاً غصہ میں آکر کوئی ایسا فعل اس سے سرزد ہو جاتا ہے جس سے مقدمات بن جایا کرتے ہیں۔فوجداریاں ہو جاتی ہیں،مگر اگر کسی کا یہ ارادہ ہو کہ بلا استصواب کتاب اللہ اس کا حرکت و سکون نہ ہوگا۔“یعنی اللہ تعالیٰ کے جو احکامات ہیں ان کے خلاف وہ نہیں چلے گا۔” اور اپنی ہر ایک بات پر کتاب اللہ کی طرف رجوع کرے گا،تو یقینی امر ہے کہ کتاب اللہ مشورہ دے گی۔جیسے فرمایا یعنی اَور کوئی تر یا خشک چیز نہیں مگر (اس کا ذکر) ایک روشن کتاب میں ہے۔

(الانعام:60)

سو اگر ہم یہ ارادہ کریں کہ ہم مشورہ کتاب اللہ سے لیں گے،تو ہم کو ضرور مشورہ ملے گا،لیکن جو اپنے جذبات کا تابع ہے وہ ضرور نقصان ہی میں پڑے گا۔

جیسے آج کل بھی بعض آپ دیکھتے ہیں کہ جذبات کے تابع ہو کر لڑائیاں ہوتی ہیں اور خاندان کی بدنامی کا بھی باعث بن رہے ہوتے ہیں۔اپنا مال بھی ضائع کر رہے ہوتے ہیں۔اور اپنا وقت بھی ضائع کر رہے ہوتے ہیں۔پھر آپ فرماتے ہیں:

”بسا اوقات وہ اس جگہ مواخذہ میں پڑے گا۔سو اس کے مقابل اللہ نے فرمایا کہ ولی جو میرے ساتھ بولتے چلتے کام کرتے ہیں،وہ گویا اس میں محو ہیں۔سو جس قدر کوئی محویت میں کم ہے وہ اتنا ہی خدا سے دور ہے۔لیکن اگر اس کی محویت ویسی ہی ہے جیسے خدا نے فرمایا تو اس کے ایمان کا اندازہ نہیں۔ان کی حمایت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مَن عادلی ولیاً فقد اٰذنتہٗ بالحرب (الحدیث) بے شک جو شخص میرے ولی کا مقابلہ کرتا ہے وہ میرے ساتھ مقابلہ کرتا ہے (یعنی جو شخص میرے ولی سے دشمنی کرتا ہے تو مَیں اُسے جنگ پر متنبہ کرتا ہوں)۔اب دیکھ لو کہ متقی کی شان کس قدر بلند ہے اور اس کا پایہ کس قدر عالی ہے۔جس کا قرب خدا کی جناب میں ایسا ہے کہ اس کا ستایا جانا خدا کا ستایا جانا ہے تو خدا اس کا کس قدر معاون و مددگار رہوگا“۔

پس ہم سب جو اس جلسہ میں شامل ہوئے ہیں۔اپنے تقویٰ کے معیار کو بڑھانے کے لئے اللہ اور اس کے رسول کی باتیں سننے کے لئے یہاں آئے ہیں۔اللہ تعالیٰ کی محبت،اس کے رسول کی محبت اپنے دلوں میں پیدا کرنے کے لئے یہاں اکٹھے ہوئے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اپنے دلوں میں پیدا کرنے کی خواہش رکھتے ہیں۔اور اس تقویٰ کے زیر اثر اس زمانہ میں مسیح موعود اور مہدی معہود کو ماننے کی توفیق بھی پائی ہے۔آپ کے لئے حضرت مسیح موعود ہر شر سے بچائے جانے کی بشارت دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

”لوگ بہت سے مصائب میں گرفتار ہوتے ہیں لیکن متقی بچائے جاتے ہیں بلکہ ان کے پاس جو آ جاتا ہے وہ بھی بچایا جاتا ہے۔مصائب کی کوئی حد نہیں۔انسان کا اپنا اندر اس قدر مصائب سے بھرا ہوا ہے کہ اس کا کوئی اندازہ نہیں۔امراض کو ہی دیکھ لیا جاوے کہ ہزارہا مصائب کے پیدا کرنے کو کافی ہیں لیکن جو تقویٰ کے قلعہ میں ہوتا ہے وہ ان سے محفوظ ہے اور جو اس سے باہر ہے وہ ایک جنگل میں ہے جو درندہ جانوروں سے بھرا ہوا ہے۔

متقی کے لئے ایک اور بھی وعدہ ہے۔(۔) یعنی جو متقی ہوتے ہیں ان کو اسی دنیا میں بشارتیں سچے خوابوں کے ذریعہ ملتی ہیں،(یونس:56) بلکہ اس سے بھی بڑھ کر وہ صاحبِ مُکَاشَفَات ہو جاتے ہیں۔مُکَالَمَۃُ اللّٰہِ کا شرف حاصل کرتے ہیں۔وہ بشریت کے لباس میں ہی ملائکہ کو دیکھ لیتے ہیں۔جیسے کہ فرمایا۔یعنی جو لوگ کہتے ہیں کہ ہمارا رب اللہ ہے اور استقامت دکھاتے ہیں،یعنی ابتلاء کے وقت ایسا شخص دکھلا دیتا ہے کہ جو میں نے منہ سے وعدہ کیا تھا،وہ عملی طور سے پورا کرتا ہوں۔(حٰم السجدۃ:13)

ابتلا ضروری ہے۔جیسے یہ آیت اشارہ کرتی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جنہوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے اور استقامت کی،ان پر فرشتے اترتے ہیں۔

(العنکبوت:3)

اس کا مطلب یہ ہے کہ جو لوگ دل کو صاف کرتے ہیں اور نجاست اور گندگی سے،جو اللہ سے دور رکھتی ہے،اپنے نفس کو دور رکھتے ہیں ان میں سلسلہ الہام کے لئے ایک مناسبت پیدا ہو جاتی ہے۔سلسلہ الہام شروع ہو جاتا ہے۔پھر متقی کی شان میں ایک اور جگہ فرمایا:(۔)

یعنی جو اللہ کے ولی ہیں ان کو کوئی غم نہیں۔

(یونس:36)

جس کا خدا متکفل ہو اس کو کوئی تکلیف نہیں،کوئی مقابلہ کرنے والا ضرر نہیں دے سکتا اگر خدا ولی ہو جائے۔پھر فرمایا:

یعنی تم اس جنت کے لئے خوش ہو جس کا تم کو وعدہ ہے۔(حٰم السجدہ:13)

قرآن کی تعلیم سے پایا جاتا ہے کہ انسان کے لئے دو جنت ہیں۔جو شخص خدا سے پیار کرتا ہے کیا وہ ایک جلنے والی زندگی میں رہ سکتا ہے؟ جب اِس جگہ دنیا میں ایک حاکم کا دوست دنیوی تعلقات میں ایک قسم کی بہشتی زندگی میں ہوتا ہے تو کیوں نہ ان کے لئے دروازہ جنت کا کھلے جو اللہ کے دوست ہیں،اگرچہ دنیا پراز تکلیف و مصائب ہے،لیکن کسی کو کیا خبر وہ کیسی لذت اٹھاتے ہیں؟ اگر ان کو رنج ہو تو آدھ گھنٹہ تکلیف اٹھانا بھی مشکل ہے،حالانکہ وہ تو تمام عمر تکلیف میں رہتے ہیں۔ایک زمانہ کی سلطنت ان کو دے کر ان کو اپنے کام سے روکا جاوے تو کب کسی کی سنتے ہیں؟ اس طرح خواہ مصیبت کے پہاڑ ٹوٹ پڑیں وہ اپنے ارادہ کو نہیں چھوڑتے۔

فرمایا کہ سب سے اعلیٰ نمونہ آنحضرت ﷺ کا ہے۔فرماتے ہیں کہ ہمارے ہادی کامل کو یہ دونوں باتیں دیکھنی پڑیں۔ایک وقت تو طائف میں پتھر برسائے گئے۔ایک کثیر جماعت نے سخت سے سخت جسمانی تکلیف دی،لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے استقلال میں فرق نہ آیا۔جب قوم نے دیکھا کہ مصائب و شدائد سے ان پر کوئی اثر نہ پڑا،تو انہوں نے جمع ہو کر بادشاہت کا وعدہ دیا،اپنا امیر بنانا چاہا۔ہر ایک قسم کے سامان آسائش مہیا کر دینے کا وعدہ کیا۔حتیٰ کہ عمدہ سے عمدہ بی بی بھی۔بدیں شرط کہ حضرتؐ بتوں کی مذمت چھوڑ دیں۔لیکن جیسے کہ طائف کی مصیبت کے وقت ویسی ہی اس وعدہ بادشاہی کے وقت حضرتؐ نے کچھ پروا نہ کی اور پتھر کھانے کو ترجیح دی۔سو جب تک خاص لذت نہ ہو،تو کیا ضرورت تھی کہ آرام چھوڑ کر دکھوں میں پڑتے۔

یہ موقع سوا ہمارے رسول علیہ الصلوٰۃ والتحیات کے کسی اور نبی کو نہ ملا کہ ان کو نبوت کا کام چھوڑنے کے لئے کوئی وعدہ دیا گیا ہو۔مسیح علیہ السلام کو بھی یہ امر نصیب نہ ہوا۔دنیا کی تاریخ میں صرف آنحضرت ﷺ کے ساتھ ہی یہ معاملہ ہوا کہ آپؐ کو سلطنت کا وعدہ دیا گیا،اگر آپ اپنا کام چھوڑ دیں۔سو یہ عزت ہمارے رسول ﷺ کے ساتھ ہی خاص ہے۔اسی طرح ہمارے ہادی کامل کو دونوں زمانے تکلیف اور فتح مندی کے نصیب ہوئے،تا کہ وہ دونوں اوقات میں کامل نمونہ اخلاق کا دکھا سکیں۔

اللہ تعالیٰ نے متقیوں کے لئے چاہا ہے کہ ہر دو لذتیں اٹھائیں۔بعض وقت دنیوی لذات آرام اور طیبات کے رنگ میں بعض وقت عسرت اور مصائب میں۔تا کہ ان کے دونوں اخلاق کامل نمونہ دکھلا سکیں۔بعض اخلاق طاقت میں اور بعض مصائب میں کھلتے ہیں۔ہمارے نبی کریم ﷺ کو یہ دونوں باتیں میسر آئیں۔سو جس قدر ہم آپؐ کے اخلاق پیش کر سکیں گے کوئی اور قوم اپنے کسی نبی کے اخلاق پیش نہ کر سکے گی۔جیسے مسیح کا صرف صبر ظاہر ہو سکتا ہے کہ وہ مار کھاتا رہا لیکن یہ کہاں سے نکلے گا کہ ان کو طاقت نصیب ہوئی۔وہ نبی بے شک سچے ہیں۔لیکن ان کے ہر قسم کے اخلاق ثابت نہیں۔چونکہ ان کا ذکر قرآن میں آ گیا،اس لئے ہم ان کو نبی مانتے ہیں

ایسا ہی اگر ہمارے ہادی کامل

ابھی اگر ابتدائی تیرہ برس کی مصائب میں مرجاتے،تو ان کے اور بہت سے اخلاق فاضلہ مسیح کی طرح ثابت نہ ہوتے لیکن دوسرا زمانہ جب فتح کا آیا اور مجرم آپؐ کے سامنے پیش کئے گئے تو اس سے آپؐ کی صفت رحم اور عفو کا کامل ثبوت ملا اور اس سے یہ بھی ظاہر ہے کہ آپؐ کے کام کوئی جبر پر نہ تھے،نہ زبردستی تھی بلکہ ہر ایک امر اپنے طبعی رنگ میں ہوا۔اسی طرح آپؐ کے اور بہت سے اخلاق بھی ثابت ہیں۔سو اللہ تعالیٰ نے یہ جو فرمایا کہ(۔)

کہ ہم اس دنیا میں بھی اور آئندہ بھی متقی کے ولی ہیں سو یہ آیت بھی تکذیب میں ان نادانوں کے ہے جنہوں نے اس زندگی میں نزول ملائکہ سے انکار کیا ہے۔(حٰم السجدہ:32)

تقویٰ کی برکات

فرمایا کہ: یہ ایک نعمت ہے کہ ولیوں کو خدا کے فرشتے نظر آتے ہیں۔آئندہ کی زندگی محض ایمانی ہے،لیکن ایک متقی کو آئندہ کی زندگی یہیں دکھلائی جاتی ہے انہیں اسی زندگی میں خدا ملتا ہے،نظر آتا ہے اور ان سے باتیں کرتا ہے سو اگر ایسی صورت کسی کو نصیب نہیں تو اس کا مرنا اور یہاں سے چلے جانا نہایت خراب ہے۔ایک ولی کا قول ہے کہ جس کو ایک سچا خواب عمر میں نصیب نہیں ہوا اس کا خاتمہ خطرناک ہے جیسے کہ قرآن مومن کے یہ نشان ٹھہراتا ہے۔سنو! جس میں یہ نشان نہیں اس میں تقویٰ نہیں سو ہم سب کی یہ دعا چاہئے کہ یہ شرط ہم میں پوری ہو۔اللہ تعالیٰ کی طرف سے الہام،خواب،مکاشفات کا فیضان ہو کیونکہ مومن کا یہ خاصہ ہے۔سو یہ ہونا چاہئے۔

سراسر برکتوں کا باب تیرا دورِ زریں تھا

شیخ محمد عامر صاحب

میں گورنمنٹ کالج لاہور میں فرسٹ ائیر کا طالب علم تھا حضور پرنور کی خلافت کا ابتدائی سال تھا۔ ملاقات کے لئے حاضر خدمت ہوا اور عرض کی حضور مجھے یہ سکالر شپ کالج کی طرف سے ملا ہے میں تمام رقم آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں، اور دعا کا طالب ہوں حضور نے فوراً پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کو بلایا اور حکم دیا کہ تمام رقم ''بیوت الحمد'' جو غریب نادار بیواؤں اور یتیم بچوں کیلئے ہے اس میں جمع کروادیں۔ اور مجھے دعا دی کہ اللہ تعالیٰ تم کو ہمیشہ کامیابیاں عطا کرے۔ یہ دعا ایسی اللہ کے گھر قبول ہوئی کہ جس کا ذکر آگے آئے گا۔

ہالینڈ میں حضور پرنور کے ساتھ صبح کی سیر کا موقع ملتا رہا، صبح بہت ٹھنڈ ہوتی تھی انگلیاں جم جاتی تھیں، میں نے محسوس کیا حضور بغیر دستانے پہنے واک کرتے ہیں تو میری محبت نے جوش مارا اور ایک عدد دستانے کی جوڑی حضور کو تحفۃً پیش کی حضور نے بہت محبت سے مسکراتے ہوئے لے لئے اور رہائش گاہ میں جانے کے بعد فوراً ہی واپس آئے اور مجھے کچھ پیسے دے کر فرمایا کہ میرے ساتھ دوسرے احباب بھی ہوتے ہیں اور میری بچیاں بھی ساتھ واک پر ہوتی ہیں۔ سب کے لئے لے آؤ میں نے کہا میں لے آتا ہوں پیسوں کا میں نے انکار کرنا چاہا لیکن فرمایا یہ میں منگوا رہا ہوں۔ پہلا تم نے دیا ہے۔ میں نے سوچا کہ کیسا عظیم محبت کرنے والا آقا ہے دوسروں کا خیال رکھنے والا آقا۔

ایک فرنچ نومبائع تعلیم کے سلسلہ میں بیت الذکر سوئٹزرلینڈ میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ میں نے حضور سے لندن بیت الفضل میں حضور سے ملاقات کے دوران ذکر کیا کہ میں سوئٹزرلینڈ جارہا ہوں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ آپ نے فرمایا ایک منٹ ٹھہرو اوپر اپنی رہائش گاہ میں گئے اور واپس آکر مجھے ایک بوتل شہد کی اور ایک رقعہ دیا اور فرمایا وہ سٹوڈنٹ ہے اور شہد اس کو پسند ہے میری طرف سے تحفہ دینا اور امام صاحب سے ملنا وہ آپ کا بہت خیال رکھیں گے اور واپسی پر مجھ سے پوچھا کہ کیا آپ گیسٹ روم میں ٹھہرے تھے امام صاحب نے آپ کا خیال رکھا تھا۔ یہ محبت بھرا انداز اللہ نے خلفاء وقت کو دیا ہوتا ہے جو عام آدمی سوچ بھی نہیں سکتا۔

مجھ حقیر اور غریب نے جب بھی ملاقات کی حضور نے خود آگے بڑھ کر گلے لگایا۔ گال پر بوسہ دیا باہوں میں باہیں ڈال کر تصویر کھنچوائی اور پیار سے ابھی میں دروازے پر ہی ہوتا تھا کہ پکارتے تھے۔ تمہارا کیا حال ہے بہت موٹے ہوگئے ہو ماشاءاللہ مگر میرے تو بچے ہی ہوتا۔

میری والدہ (مسز ثمینہ بشیر سابق صدر لجنہ) کی وفات پر میرے بھائی سے فرمایا (شیخ نصیر احمد جلنگھم کینٹ) کہ لوگوں نے اور رشتہ داروں نے مجھے تعزیت کیلئے خطوط لکھے آپ کی والدہ کیسی عظیم اور اچھی عورت تھیں۔ اس سے میں اندازہ لگاتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا کرے۔

میں نے اپنی منگنی کی تصویر حضور کی خدمت میں دعا کے لئے بھیجی حضور نے تصویر پر لکھا کہ ماشاء اللہ بہت اچھی جوڑی ہے ہمیشہ خوش رہو اور اپنے دستخط فرمائے۔

اپنے کیمرے سے اپنے ہاتھ سے اپنے گروپ میں کھڑا کر کے میری تصویر کھینچی اور کچھ سالوں کے بعد ایک ملاقات میں فرمایا عامر آپ کی تصویر بہت اچھی آتی ہے۔

حضور کی ہجرت کے موقع پر جب آپ لندن شفٹ ہوئے میں نے اپنی زندگی کا اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا بہت تاریخی سفر حضور کے قافلہ کے ساتھ کیا۔ حضور نے اس نازک موقع پر بھی اپنے رفقاء اپنے ساتھیوں کا بہت محبت اور خلوص کے ساتھ خیال رکھا

ہم کچھ مختصر وقت کے لئے دریائے سندھ کے پاس رکے کچھ مصلحت کے تحت حضور نے فرمایا کہ فلانے تندور کی تیز چائے منگوائیں ایک وفد سب کے لئے چائے لینے کے لئے چلا گیا۔ حضور پرنور نے ایک ڈبہ بسکٹ کا میرے ہاتھ میں تھما کر فرمایا تمام لوگ جو یہاں جمع ہیں ان میں تبرک کے طور پر بانٹ دیں، پھر دعا کی۔

میرے لئے حضور نے جو بھی دعا کی میں نے پوری ہوتے دیکھی پھر جب میں دعا پوری ہونے کا ذکر کرتا تو فرماتے تم نے تو آج بہت سی خوش خبریاں سنادی ہیں اور بہت خوشی کا اظہار کرتے چاکلیٹ نکال کر دیتے اور فرماتے ابھی تمہاری شادی نہیں ہوئی یہ چاکلیٹ کھاؤ۔

میں نے حضور سے دعا کی درخواست کی کہ ہمارے اوپر بینک کا بہت بڑا قرض ہے جو ہم ادا کرنے کی طاقت نہیں رکھتے اور نہ ہی کوئی صورت نظر آتی ہے۔ حضور نے فرمایا اتر جائے گا ہمت سے کام لو۔ چھ ماہ کے اندر پاکستان کے بنک قوانین میں ایسی تبدیلی آئی کہ قرض اتارنے کی بہت ساری چھوٹ حکومت نے دے دی اور بہت نرم شرائط کر دی گئیں اور ہمارا تمام قرض اتر گیا۔ حضور پرنور کو علم ہوا تو بہت خوش ہوئے اور فرمایا دیکھا اللہ تعالیٰ کیسے دعائیں سنتا اور پوری کرتا ہے۔

حضور کی دعاؤں سے مجھے اللہ تعالیٰ نے گورنمنٹ کالج کا سب سے بڑا اعزاز Seniors Club ''رول آف آنرز'' یونیورسٹی بلیو Blue اور سائنس کالج کا رول آف آنر بھی عطا فرمائے۔

ایم ٹی اے کے متعلق میں نے ایک خواب حضور کو سنایا کہ دیکھتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود آسمان سے چاند کی طرح پوری دنیا کو دیکھ رہے ہیں اور نیچے تمام خلفاء بیٹھے ہیں اور حضور اقدس کبھی خلیفہ اول لگتے ہیں، کبھی خلیفہ ثانی، کبھی خلیفہ ثالث اور کبھی خلیفہ رابع۔ حضرت مسیح موعود مسکراتے رہتے ہیں حضور نے خواب سن کر خوشی سے اور جلال سے فرمایا بہت مبارک خواب ہے اور انہیں دنوں میں حضور نے MTA کا آغاز فرمایا۔

ایک اور خواب میں نے حضور کو سنایا کہ جیسے آپ دیوارِ چین پر سفید رنگ کا گھوڑا دوڑا رہے ہیں اور اپنے علم اور جوہر اور بہادری کے کرتب دکھا رہے ہیں اور آپ چاند سے نظر آرہے ہیں اور دنیا کے علماء چین کے یورپ کے فرانس کے انگریز، حبشی غرض ہر قوم کے علماء بادشاہ وزراء آپ کے اردگرد محفل میں بیٹھ کر آپ سے علم حاصل کر رہے ہیں اور اپنے اپنے مسائل پر حضور سے مشورہ لے رہے ہیں۔

حضور نے فرمایا بہت مبارک خواب ہے اور آج کل چین کی پارلیمنٹ کے کچھ لوگ میرے پاس آئے ہوئے ہیں۔

ہم نے حضور کے ساتھ ہالینڈ میں کشتی کی سیر کی اور فشنگ کے لئے مع حضور کی فیملی کے گئے حضور کی ایک ذاتی کشتی تھی جس میں ہوا بھری جاتی تھی اور دو آدمی سوار ہو سکتے تھے۔ (میں پنجاب کا بہترین کشتی ران پاکستان یونیورسٹی سائنس کالج کی طرف سے اعزاز یافتہ تھا) ہم کشتی میں ہوا بھر رہے تھے اس کے کچھ حصے لکڑی کے تھے جو مجھ سے خستہ حالت ہونے کی وجہ سے ٹوٹ گئے، سب لوگ ہکا بکا رہ گئے اور حضور بھی یک لخت خاموش ہوگئے، اب سارے سوچ رہے تھے کہ بیچارے عامر کی شامت آئی کہ آئی سارا پروگرام رد جائے گا بڑی دور دور سے آئے تھے۔ حضور کی فیملی بھی ساتھ تھی اچانک میرے منہ سے نکلا حضور اب نئی کشتی مبارک ہو۔ اس سے بھی اچھی اور بڑی خریدیں گے حضور کھلکھلا کر ہنس پڑے اور تمام ساتھیوں کی جان میں جان آئی حضور کا صبر دیکھ کر رشک آتا ہے کہ ذاتی نقصان ایک ادنیٰ غلام سے ہوا اور بالکل محسوس ہی نہیں ہونے دیا۔ بلکہ پیار بھری نگاہ سے مجھے دیکھا اور بڑی کشتی میں یہ کہہ کر سوار ہو گئے کہ یہ زیادہ محفوظ ہے۔ سبحان اللہ ایسی محبت خلیفہ وقت ہی کے پاس ہوتی ہے۔

بہادری کی تعلیم

ایک بار ہم لوگ ہالینڈ میں حضور کی فیملی کے ساتھ سائیکلوں پر شام کی سیر کیلئے نکلے کچھ دور جا کر حضور کی سب سے چھوٹی بیٹی سائیکل کے آگے گڑھا یا پتھر آنے کی وجہ سے گر گئیں حضور سائیکل سے اتر کر قریب آئے اور بولے میری بیٹی بہت بہادر ہے اور صبر والی ہے شاباش خود ہی اٹھ جائے گی اور وہ خود ہی اٹھ کھڑی ہوئیں۔ کیسی صبر اور بہادری کی تعلیم حضور اپنی روحانی اولاد کو بھی دیتے تھے کہ صبر کرو اور دعائیں کرو اور غصہ میں نہ آؤ اور آگے بڑھو۔

وطن سے دوری کی صعوبت حضور نے اپنی جماعت اور قوم کی ترقی اور بہتری کے لئے جھیلی۔ میں نے ایک ملاقات میں حضور سے ذکر کیا کہ میں کینیڈا سیٹل ہونا چاہتا ہوں مشورہ دیں، تو بہت ہی خفا ہوئے اور اداس سا چہرہ بنا کر فرمایا اتنی دور اور پنجابی میں کہا چھوڑ دا اپنے اس پروگرام کو اور پاکستان سے ہمارے پاس لندن میں آتے جاتے رہا کرو۔

ہمیں تم اسی طرح اچھے لگتے ہو۔ یہ حضور کی اپنے وطن اور وطن کے لوگوں سے خاص محبت تھی۔

اللہ ہمارے سر پر خلافت قائم رکھے اور اس نعمت سے جو محروم ہیں اللہ تعالیٰ ان کو بھی داخل رحمت کرے۔ آمین

دعا سے تقدیر کا بدلنا

حضرت مسیح موعود نے ایک بار یہ حکایت بیان فرمائی کہ ایک شخص سفر کی تیاری کر کے اپنے مرشد کے پاس گیا اور اجازت چاہی انہوں نے کہا کہ تم مارے جاؤ گے یہ سفر نامبارک ہے- چونکہ اس نے تیاری مکمل کر لی تھی اس لئے وہ ایک اور باخدا کامل انسان کی خدمت میں حاضر ہوا اور سفر کیلئے دعا کی درخواست کی اور اجازت چاہی انہوں نے فرمایا جاؤ خدا مبارک کرے گا انشاء اللہ فائدہ ہوگا- چنانچہ وہ روانہ ہوگیا- ایک دن وہ ایک جگہ نہانے لگا- اور ہزار روپے کی اپنی تھیلی کھول کر رکھ دی بعد ازاں وہ تھیلی بھول گیا- اور رات کو کہیں اور جگہ پہنچ کر سو رہا- خواب میں کیا دیکھتا ہے کہ ایک شخص نے اس پر تلوار سے قاتلانہ حملہ کر دیا ہے اس کی چیخ نکل گئی آنکھ کھل گئی اور تھیلی نہ پا کر بھاگتے ہوئے جہاں نہایا تھا وہاں پہنچا اور تھیلی موجود پائی اٹھا کر چلا گیا سودا خریدا اور بیچا- بڑا نفع ہوا اور تحائف لئے ہوئے واپس وطن پہنچا- دل میں سوچا کہ پہلے مرشد کے پاس جاؤں یا دوسرے کامل بزرگ کے پاس؟ سوچ سوچ کر اپنے مرشد کے پاس لے گیا مرشد نے کہا کہ یہ تحائف اس بزرگ کے پاس لے جا جس نے ستر بار تیرے لئے دعا کی اور اس بلا کو جو واقع ہونے والی تھی خواب میں بدلوا کر اسے ٹلوا دیا-

(سیرت احمد ص162-163 مرتبہ حضرت مولوی قدرت اللہ سنوری صاحب طبع اول دسمبر 1962ء)

حضرت قاضی محمد عبداللہ صاحب کی خدمات اہل کشمیر کے لئے

مکرم عبدالغفار ڈار صاحب

حضرت قاضی محمد عبداللہ صاحب کشمیر ریلیف کمیٹی کے سیکرٹری رہے۔ اخبار ''اصلاح'' سرینگر کے بجٹ اور طریق کار کی نگرانی کے فرائض بھی آپ کے ذمہ تھے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کو جب خاص وجوہات کی بناء پر کشمیر کمیٹی سے خود علیحدہ ہونا پڑا تو اس کے بعد خدمات کشمیر کا سلسلہ میرے ذاتی علم کے مطابق اتنا وسیع ہو گیا کہ اس کی نگرانی کے لئے باقاعدہ ایک ادارے کی ضرورت تھی حضور نے مسلمانان کشمیر کی جدوجہد آزادی میں جو مہمیز لگائی تھی اسے انجام تک پہنچائے بغیر رستے میں ہی چھوڑ دینا آپ کی شان رستگاری سے بعید تھا یہ ایک تاریخی حقیقت ہے اور عجیب بات یہ ہے 90ء کی اس عشرے میں کشمیری دانشوروں نے یکے بعد دیگر متعدد کتابیں شائع کی ہیں تقریباً ہر ایک مصنف نے اس حقیقت کا اعتراف کیا ہے کہ حضور کی آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی صدارت سے مستعفی ہونے کے بعد وہ کمیٹی تو ختم ہو کر رہ گئی مگر جو کام آپ نے شروع کر دیا تھا اسے اپنے اور اپنی جماعت کے وسائل سے آپ نے اپنی ساری زندگی بھر جاری رکھا اس مضمون میں بھی مضمون نگار نے بجا طور پر نشاندہی کی ہے کہ کشمیر میں بیوگان، وہاں کے یتامیٰ اور غریب طالب علموں کی مالی معاونت اور اخبار اصلاح کا اجراء ان تمام امور کے لئے مالی مدد کرنا کشمیر ریلیف کمیٹی کی ذمہ داری تھی ان تمام تفصیلات اور منصوبوں کا ذکر کرنا اس وقت میرا موضوع نہیں ہے صرف یہ عرض کرنا مدعا ہے کہ حضرت قاضی صاحب نے سالہا سال تک اس عظیم کام کو آنریری طور پر اپنی جانفشانی، لگن اور محبت سے سرانجام دیا کہ کانوں کان کسی کو خبر ہی نہیں اور ایک ملک اس کام سے فیض یاب ہو رہا ہے۔

خاکسار راقم الحروف 1938ء سے 1948ء تک آپ کے ماتحت اور آپ کی سرکردگی میں اور حضرت خلیفہ ثانی کی سرپرستی میں اس اخبار میں پہلے بطور مدیر معاون کام کرتا رہا اس کے بعد مدیر اعلیٰ ''اصلاح'' کے طور پر بھی مجھے کام کرنے کا موقع ملا اس تمام عرصہ میں ان کے اعلیٰ اخلاق، حسن تدبر اور ان کی فرض شناسی اعلیٰ ظرفی اور بے نفسی کے اتنے واقعات ذہن پر مرتسم ہیں کہ حد بیان سے باہر ہیں۔ ایک صحافتی ادارہ جس میں دو ایڈیٹر ایک مینیجر صاحب ایک کاتب ایک مددگار کارکن آپ کی براہ راست نگرانی میں سینکڑوں میل دور سری نگر میں ایک باقاعدہ دفتر چلا رہا ہے۔ ہر ماہ اس کی آمد اور ہر ماہ اس ادارے پر اٹھنے والا خرچ اور پانچ افراد کے فرائض منصبی کے معاملات کے اتنی دور بیٹھے نگرانی کرنا یہ کوئی معمولی کام نہ تھا بشری تقاضوں کے تحت کارکنوں کے اندر اونچ نیچ بھی پیدا ہوتی رہی مگر ایک دفعہ بھی ایسا نہیں ہوا کہ آپ قادیان سے ایک دفعہ بھی سرینگر تشریف لے گئے ہوں۔ اس میں ادارے میں کام کرنے والوں کی سپورٹس مین سپرٹ کا تعلق تھا دوسرا دخل اس بات کا تھا کہ حضرت قاضی صاحب خرچ اخراجات کے سلسلہ میں نہایت جزرس اور اتنے محتاط اور امین واقع ہوئے تھے کہ اپنی ذات پر کشمیر ریلیف فنڈ سے کسی بہانے یا ضرورت سے کشمیر آنا جانا تو بڑی بات ہے ایک چائے کی پیالی کے بھی کبھی روادار نہیں ہوتے تھے میں کیا عرض کروں کہ کتنے بے نفس انسان تھے۔

یہ ایک پرائیویٹ اور ایک عارضی سا ادارہ تھا مگر آپ کے حسن انتظام کا یہ کرشمہ تھا کہ باقاعدہ کام کرنے والوں کی گریڈ بندی، ترقی اور سفر خرچ وغیرہ کے وہی قواعد ان پر لاگو تھے جو انجمن کے ہوتے تھے حد یہ ہوئی کے بے شک آپ کی نگرانی اور استاذی المکرم مرحوم چوہدری عبدالواحد صاحب چیف ایڈیٹر ہفت روزہ ''اصلاح'' سرینگر کا حسن انتظام یہ تھا کہ ہم کارکنوں کا باقاعدہ پراویڈنٹ فنڈ بھی وضع ہونا شروع ہوا۔ جب ریاست جموں و کشمیر کا تقسیم ملک کے بعد الحاق کے سلسلہ میں تنازعہ پیدا ہوا تو اخبار ''اصلاح'' اس وقت بڑی آب و تاب سے جاری تھا۔ مرکزی گرانٹ کے علاوہ حکومت کشمیر کی اے لسٹ پر تھا۔ حکومت ہند کے بھی ہمیں اشتہارات ملتے تھے نارتھ ویسٹرن ریلوے کے اشتہارات ملتے تھے اور بفضلہ تعالیٰ خریداروں کی جانب سے بھی چندہ وصول ہو جاتا تھا۔ ہر ماہ کی آمد اور خرچ کا گوشوارہ حضرت قاضی صاحب کی خدمت میں جاتا تھا پھر ''اصلاح'' کی پاکستان ہمنوائی پالیسی کی وجہ سے یہ اخبار شیخ عبداللہ گورنمنٹ میں پہلے بلیک لسٹ ہوا پھر سنسر کی زد میں آیا اور پھر بحق مہاراجہ گورنمنٹ اخبار ضبط ہو کر بند ہو گیا تعجب والی بات یہ ہے کہ انجمن کا خزانہ بحفاظت جب رتن باغ لاہور پہنچا تو کارکنان ''اصلاح'' کا پراویڈنٹ فنڈ بھی اپنے اپنے حصہ کا ان میں تقسیم کر دیا گیا یہ دراصل حضرت خلیفہ ثانی کے عظیم الشان کاموں میں سے ایک کام کی مختصر سی جھلک ہے بر سبیل تذکرہ حضرت قاضی محمد عبداللہ صاحب نوک قلم پر آ گئے۔ اللہ تعالیٰ سلسلہ عالیہ احمدیہ کو ایسے ہی مشاہیر عطا فرماتا رہے تا کہ اس خدائی سلسلہ کو دن دگنی اور رات چوگنی ترقی نصیب ہو۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 35442 میں بشارت عابد ولد محمد حسین صابر قوم راجپوت پیشہ طالب علمی عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سہالہ اسلام آباد بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 27-5-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/8 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/700 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/8 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد بشارت عابد ولد محمد حسین صابر سہالہ اسلام آباد گواہ شد نمبر 1 لیفٹننٹ کرنل رفیق احمد بھٹی (ر) وصیت نمبر 19882 گواہ شد نمبر 2 راشد حسین برادر موصی

مسل نمبر 35443 میں ڈاکٹر سلیم قیصر ولد میاں محمد اکرم قوم آرائیں پیشہ ڈاکٹری عمر 37 سال 8 ماہ بیعت پیدائشی احمدی ساکن صادق آباد راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 25-5-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ نقد رقم -/30000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/35000 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد ڈاکٹر سلیم قیصر ولد میاں محمد اکرم راولپنڈی گواہ شد نمبر 1 محمد محمود خان ولد محمد یحییٰ خان علامہ اقبال روڈ لاہور گواہ شد نمبر 2 محمد عبدالرؤف ریحان وصیت نمبر 28063

مسل نمبر 35444 میں چوہدری انیس احمد ولد چوہدری مبارک احمد قوم دینا پیشہ ریٹائرڈ عمر 44 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نیو لالہ زار راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-3-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ کمیوٹیشن کی رقم -/575504 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2923 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد چوہدری انیس احمد ولد چوہدری مبارک احمد نیو لالہ زار راولپنڈی گواہ شد نمبر 1 ظہور سلطان ولد چوہدری مشمر احمد لالہ زار راولپنڈی گواہ شد نمبر 2 چوہدری منیر احمد وصیت نمبر 19275

مسل نمبر 35445 میں امۃ المنیر شائلہ زوجہ چوہدری انیس احمد قوم وڑائچ پیشہ خانہ داری عمر 37 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نیو لالہ زار راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-3-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی 10 تولے مالیتی -/60000 روپے۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/12000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ امۃ المنیر شائلہ زوجہ چوہدری انیس احمد نیو لالہ زار راولپنڈی گواہ شد نمبر 1 ظہور سلطان ولد چوہدری منیر احمد لالہ زار راولپنڈی گواہ شد نمبر 2 چوہدری منیر احمد وصیت نمبر 19275

مسل نمبر 35446 میں امۃ الشکور رانا بنت منور احمد رانا قوم راجپوت پیشہ طالب علمی عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اڈیالہ روڈ راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 19-3-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/9 حصہ کی

مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورت مالیتی -/5650 روپے۔ نقرئی زیورات مالیتی -/1600 روپے۔ نقد رقم -/4500 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/9 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ امۃ الشکور رانا بنت منور احمد رانا اڈیالہ روڈ راولپنڈی گواہ شد نمبر 1 منور احمد رانا والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 عشرت ظفر رانا ولد ظفر اللہ خان راولپنڈی

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نکاح

☼ مکرم عزیز الرحمٰن خالد صاحب مربی سلسلہ وصدر حلقہ دار العلوم غربی ب کے بیٹے مکرم انیس الرحمان انس صاحب مقیم لندن کا نکاح ہمراہ مکرمہ فائزہ نصرت صاحبہ بنت پروفیسر ڈاکٹر عبدالکریم صاحب خالد وحدت کالونی لاہور سے مبلغ 4 ہزار پونڈ سٹرلنگ حق مہر پر مکرم حبیب اللہ صاحب باجوہ مربی سلسلہ نے مورخہ 28 نومبر 2003ء بروز جمعہ بیت التوحید وحدت کالونی لاہور میں پڑھا۔ اس رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

درخواست دعا

☼ مکرمہ عاصمہ نصرت صاحبہ بنت سید مبشر حسین صاحب خوشنویس مرحوم دار النصر غربی الف کے معدہ کا آپریشن ہوا ہے اس کی مکمل شفایابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

اعلان داخلہ

☼ پنجاب یونیورسٹی کالج آف انفارمیشن ٹیکنالوجی نے BIT بی ایس سی (آنرز) کمپیوٹر سائنس، ایم ایس سی کمپیوٹر سائنس اور PGD کمپیوٹر سائنس میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ داخلہ فارم 10 جنوری 2004ء تک جمع کروائے جا سکتے ہیں۔ مزید معلومات کیلئے جنگ 14 دسمبر 2003ء

☼ انسٹیٹیوٹ آف جیالوجی یونیورسٹی آف دی پنجاب لاہور نے بی ایس سی اپلائیڈ جیالوجی سیلف سپورٹنگ ایوننگ پروگرام میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ داخلہ فارم 5 جنوری 2004ء تک جمع کروائے جاسکتے ہیں۔ مزید معلومات کیلئے ڈان 15 دسمبر 2003ء۔

☼ سنٹر آف کلینیکل سائیکالوجی یونیورسٹی آف دی پنجاب لاہور نے ایڈوانسڈ ڈپلومہ ان کلینیکل سائیکالوجی میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ داخلہ فارم 17 جنوری 2004ء تک جمع کروائے جاسکتے ہیں۔ مزید معلومات کیلئے ڈان 14 دسمبر 2004ء (نظارت تعلیم)

ماہر نفسیات کی آمد

☼ مورخہ 4 جنوری 2003ء بروز اتوار مکرم ڈاکٹر فرید اسلم منہاس صاحب ماہر امراض نفسیات (پروفیسر آف Psychiatry) فضل عمر ہسپتال میں مریضوں کا معائنہ کریں گے ضرورت مند احباب پرچی روم سے رابطہ کر کے اپنی پرچی بنوا لیں۔ مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رابطہ فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

نکاح وشادی

☼ مکرم محمد احسن صاحب ابن مکرم غلام سرور طاہر صاحب فرحت علی جیولرز یادگار روڈ ربوہ کا نکاح مکرمہ امۃ المجید صاحبہ بنت مکرم میاں عبدالسنان ناصر صاحب حال کینیڈا کے ہمراہ مورخہ 5 جولائی 2001ء کو بیت المبارک ربوہ میں مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے مبلغ 10,000 کینیڈین ڈالر حق مہر پر پڑھا تھا۔ تقریب رخصتانہ مورخہ 9۔ اکتوبر 2003ء کو عمل میں آئی۔ اگلے روز دعوت ولیمہ کی تقریب ہوئی۔ اس موقع پر محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کیلئے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

ضرورت اساتذہ

☼ نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ میں کیمسٹری پڑھانے کیلئے مرد وخواتین اساتذہ کی ضرورت ہے۔ خواہشمند خواتین وحضرات اپنی درخواستیں صدر صاحب حلقہ کی تصدیق سے بنام چیئرمین ناصر فاؤنڈیشن لکھ کر زیر دستخطی کو بھجوادیں۔

تعلیمی قابلیت: ایم ایس سی/بی ایس سی۔

نوٹ:۔ درخواستیں جمع کروانے کی آخری تاریخ 25 دسمبر 2003ء ہے۔

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ)

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

صدام کو سزائے موت دینے کی مخالفت

اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان نے کہا ہے کہ اقوام متحدہ صدام حسین کو سزائے موت دینے کی مخالفت کرے گی۔ سابق عراقی صدر کے مقدمے میں بین الاقوامی تقاضے اور معیار کو ملحوظ رکھا جائے۔ روس نے بھی کہا ہے کہ سزائے موت کی مخالفت کی جائے گی۔ یورپی یونین نے کہا ہے کہ صدام کے خلاف انصاف نظر آنا چاہئے۔ امریکہ اقتدار کی منتقلی کا عمل تیز کرے۔ فلسطینی وزیر اعظم احمد قریع نے کہا کہ صدام کی گرفتاری اہم سنگ میل ہے۔ امریکی سفیر نے کہا کہ صدام کی سزائے موت کے فیصلے کی مخالفت نہیں کریں گے۔ ایران نے کہا ہے کہ صدام سے اربوں ڈالر وصول کرنے کیلئے عالمی عدالت جائیں گے۔ ایرانی ترجمان عبداللہ رمضان زادے نے کہا کہ آٹھ سالہ عراق ایران جنگ میں صدام نے کیمیائی ہتھیار استعمال کئے جس سے تین لاکھ ایرانی ہلاک ہوئے۔ اس کا ہرجانہ وصول کریں گے۔ صدام سے نامعلوم مقام پر پوچھ گچھ ہو رہی ہے۔ امریکہ حکام نے کہا ہے کہ اہم معلومات ملی ہیں۔ مقدمہ چلانے میں کچھ وقت لگے گا۔ برطانیہ نے کہا ہے کہ مزید 600 فوجی عراق بھیجیں گے۔

عراق میں صدام کے 16 حامی ہلاک

عراق دارالحکومت بغداد کے نواحی علاقوں، فلوجہ، سامرہ اور رمادی میں عراقیوں اور امریکی فوجیوں کے درمیان جھڑپوں میں 16 عراقی ہلاک ہوگئے۔ ان قصبوں میں پرتشدد مظاہرے ہوئے۔ سامرہ میں ایک گروہ نے امریکی قافلے پر گھات لگا کر گرنیڈوں سے حملہ کر دیا۔ ایک امریکی زخمی ہوگیا۔ رمادی اور فلوجہ میں مظاہرین نے امریکیوں نے فائرنگ کر دی 4 ہلاک ہو گئے۔ تکریت میں صدام کے متعدد حامی گرفتار کر لئے گئے۔

سابق نائب وزیر اعظم گرفتار

عراق کے سابق نائب وزیر اعظم عزت ابراہیم نے بھی گرفتاری دے دی ہے۔

امریکہ سے انصاف کی توقع نہیں

صدام حسین کی بہن نوال ابراہیم الحسن نے کہا ہے کہ امریکہ سے انصاف کی توقع نہیں۔ میرے بھائی کے خلاف عراق کی بجائے ہیگ کی عالمی عدالت انصاف میں مقدمہ چلایا جائے۔ صدام سے توہین آمیز سلوک کیا جا رہا ہے۔ زیر حراست رشتہ داروں کو خوراک تک سے محروم رکھا جا رہا ہے۔ صدام کی بڑی بیٹی نے کہا کہ میرے والد کو گرفتاری سے پہلے نشہ آور ادویات دی گئی تھیں۔ ورنہ امریکی گرفتار نہ کر پاتے۔

صدام سے جانوروں جیسا سلوک

ویٹی کن کے اعلیٰ عہدیداروں نے کہا ہے کہ صدام سے جانوروں والا سلوک دیکھ کر دکھ ہوا۔ امریکی فوج صدام کا منہ کھول کر ایسے معائنہ کر رہی تھی کہ جیسے وہ گائے بھینس ہوں ویڈیو جاری نہیں کرنی چاہئے تھی۔ عراق میں جنگ ناجائز تھی۔

بش اور شیرون کا انجام صدام جیسا ہوگا

ایران کے روحانی پیشوا خامنہ ای نے کہا ہے کہ اسرائیلی وزیر اعظم شیرون اور امریکی صدر بش کا انجام صدام جیسا ہی ہوگا۔ ایرانی عوام کو وحشی، بھیڑیا اور بدعنوان صدام کی گرفتاری پر خوشی ہوئی ہے۔ اگر دنیا صدام کے بغیر بہتر ہے تو بش کے بغیر بہترین جگہ ہے۔

صدام پر مقدمات کی فہرست طویل ہے

بی بی سی کی رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ صدام حسین پر مقدمات کی فہرست بہت طویل ہے۔ عراق ایران جنگ میں اعصابی گیس کے استعمال سے 20 ہزار افراد کی ہلاکت کا الزام بھی ان پر لگایا جاتا ہے۔ 96ء میں دو داماد قتل کئے گئے۔ 5 ہزار کردوں کی نسل کشی کی گئی۔ عراق سے 270 اجتماعی قبریں دریافت ہوئیں۔ کردوں کے ہزاروں گاؤں نذر آتش کر دیئے گئے۔ اور بے گھر ہونے والے افراد کو کیمپوں میں بسایا گیا۔ 90ء میں عراق نے کویت پر قبضہ کر لیا جس کے بعد 91ء میں خلیجی جنگ لڑی گئی۔ ممکن ہے امریکی افواج کے خلاف مزاحمت بھی صدام کے خلاف ایک مقدمے کی بنیاد بنے۔

امریکہ ہوش کے ناخن لے

شام کے صدر ڈاکٹر بشار الاسد نے کہا ہے کہ امریکہ ہوش کے ناخن لے۔ ہم دفاع کرنا خوب جانتے ہیں۔ ممکنہ حملے سے زیادہ عالمی صورتحال کے بارے میں تشویش ہے۔ امریکہ قابض ملک ہے۔ عراق میں جو ہوا وہ اس کا داخلی مسئلہ تھا۔ آج بھی ہم اس حملے کے مخالف ہیں۔ امریکہ کو دشمن ملک نہیں سمجھتے تاہم ہمارے درمیان اختلاف موجود ہیں۔ اس بات کی کوئی پریشانی نہیں کہ عراق کے بعد اگلا ہدف شام ہوگا۔

اسلام کا پیغام قابل قبول طریقے سے پھیلایا جائے

سعودی عرب کے وزیر مذہبی امور شیخ صالح بن عبدالعزیز نے عربی اخبار "الریاض" کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ اسلام کا پیغام قابل قبول طریق سے پھیلا جائے۔ اور ایسا طریق نہ اپنایا جائے کہ انتہا پسند نوجوانوں کو گمراہ کرنے کا موقع حاصل کرلیں۔

افغانی عراقیوں کی تعاون کریں

افغانستان میں امریکی سفیر نے کہا ہے کہ افغان عوام عراقیوں کی طرح تعاون کریں اسامہ اور ملا عمر کو پکڑ لیں گے۔ عراقی آپریشن سے تجربہ حاصل کریں تو افغانستان سے بھی مطلوبہ نتائج برآمد ہوسکتے ہیں۔

چپ بورڈ، پلائی ووڈ، وینیر بورڈ، لیمینیشن بورڈ، فلش ڈور، مولڈنگ۔ کیلئے تشریف لائیں۔
فیصل ٹریڈنگ کمپنی
145 فیروز پور روڈ جامعہ اشرفیہ لاہور
طالب دعا: فیصل خلیل خاں، قیصر خلیل خاں
فون: 7563101 موبائل: 0300-4201198

ملکی خبریں ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ میں طلوع وغروب

جمعرات	18۔دسمبر	زوال آفتاب	12-05
جمعرات	18۔دسمبر	غروب آفتاب	5-09
جمعہ	19۔دسمبر	طلوع فجر	5-33
جمعہ	19۔دسمبر	طلوع آفتاب	7-01

5لاکھ ٹن گندم درآمد کرنے کا فیصلہ کابینہ کی اقتصادی رابطہ کمیٹی نے ملک کے اندر گندم کی قیمتیں مستحکم بنانے کیلئے 5لاکھ ٹن گندم کھلے بین الاقوامی ٹینڈر کے ذریعے درآمد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جس کیلئے وزیر خوراک وزراعت کی سربراہی میں مانیٹرنگ کمیٹی تشکیل دے دی گئی ہے۔ ریلوے کو جدید بنانے اور اس کی لاگت کم کرنے کی خاطر ای سی سی نے ریلوے انجنوں ویگنوں کی درآمد پر ڈیوٹی 10 فیصد کم کرکے پانچ فیصد کرنے کی منظوری دی ہے۔

راولپنڈی بم دھماکے کے پیچھے القاعدہ کا ہاتھ ہوسکتا ہے راولپنڈی بم دھماکے کے پیچھے القاعدہ کا ہاتھ ہوسکتا ہے۔ برطانوی خبر رساں ادارے نے یہ دعویٰ پاکستان کے ایک اعلیٰ انٹیلی جنس افسر کے حوالے سے کیا۔ رپورٹ میں انٹیلی جنس ذرائع نے شبہ ظاہر کیا ہے کہ اس کارروائی کے پیچھے القاعدہ کا ہاتھ ہو سکتا ہے جو پاکستان میں حرکت المجاہدین العالمی کے نام سے کام کر رہا ہے۔ یہ گروپ پہلے بھی صدر مشرف کو ہلاک کرنے کی کوشش کر چکا ہے جنگ 17دسمبر 2003ء کے مطابق بم دھماکے کیلئے جو طریقہ اختیار کیا گیا اس سے اسی جانب اشارہ ملتا ہے۔

دھماکہ خیز مواد سو بم بنانے کیلئے کافی تھا

وفاقی وزیر داخلہ فیصل صالح حیات نے بتایا کہ چک لالہ پل اڑائے جانے کے واقعے کے سلسلے میں صدر مشرف کی سیکیورٹی کے ذمہ دار افسروں سے بھی پوچھ گچھ کی جارہی ہے تحقیقات کا مرکزی نکتہ یہ ہے کہ دھماکہ خیز مواد کس طرح پل کے نیچے رکھا گیا اور سیکیورٹی میں کیا نقائص تھے۔ وزیر داخلہ نے کہا کہ جو دھماکہ خیز مواد رکھا گیا وہ سو بم بنانے کیلئے (یعنی 250 کلوگرام) کافی تھا۔ بھارت سے تعلقات معمول پر لانے کے مخالف انتہا پسند، بنیاد پرست اور دہشت گرد اس کے ذمہ دار ہوسکتے ہیں۔

حکومتی معاملات میں عوامی شرکت کا تصور

وزیر اعلیٰ پنجاب نے کہا ہے کہ پاکستان مسلم لیگ کے تنظیمی امور کو بھرپور اہمیت دی جارہی ہے تاکہ حکومتی معاملات میں عوامی شرکت کے تصور کو مضبوط کیا جاسکے اراکین اسمبلی کی طرف سے قابل عمل اور ٹھوس تجاویز کو حکومتی پالیسی کا حصہ بنایا جارہا ہے۔ وہ راولپنڈی میں پاکستان مسلم لیگ سے تعلق رکھنے والے اراکین صوبائی وقومی اسمبلی کے ایک وفد سے ملاقات کر رہے تھے۔

پاکستان اور انڈونیشیا دفاعی پیداوار میں تعاون کرینگے پاکستان اور انڈونیشیا نے عالمی دہشت گردی کے خاتمے، تجارتی تعلقات کے فروغ اور دوطرفہ تعاون کو بڑھانے کے حوالے سے مشترکہ کمیشن کے قیام کے بارے میں مفاہمت کی تین یادداشتوں پر دستخط کئے ہیں۔ ان کے شعبوں میں تعاون بڑھانے پر اتفاق ہوگیا ہے۔ انڈونیشیا کی صدر میگاوتی سوئیکارنو پتری کے دورہ پاکستان کے بعد پاکستان اور انڈونیشیا نے مشترکہ بیان جاری کیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ پاکستان اور انڈونیشیا جنوبی ایشیا جنوب مشرقی ایشیا دنیا کے دوسرے خطوں میں قیام امن کیلئے مشترکہ تعاون اور جدوجہد جاری رکھیں گے اور بین الاقوامی سلامتی پر عملدرآمد اور عالمی سطح پر تنازعات کے پرامن حل کیلئے اقوام متحدہ کے کردار کو مستحکم کرینگے۔

مفاہمت ہو جائے گی مسلم لیگ کے صدر شجاعت حسین نے کہا ہے کہ مجلس عمل کے ساتھ آئینی پیکج سمیت دیگر تمام معاملات پر مفاہمت ہو جائے گی وہ پنجاب ہاؤس میں صوبہ سندھ سے آئے ہوئے مسلم لیگ اور اتحادی جماعتوں کے ارکان اسمبلی، لیگی رہنماؤں اور ناظمین کے وفد سے گفتگو کر رہے تھے۔ انہوں نے ایم ایم اے سے مذاکرات کے چیدہ چیدہ پہلوؤں سے آگاہ کیا اور امید ظاہر کی کہ ایم ایم اے کے ساتھ ایل ایف او کے بارے میں آئینی پیکج اور صدر مشرف کے لئے اعتماد کا ووٹ لینے سمیت دیگر تمام معاملات افہام وتفہیم سے طے پاجائیں گے۔

پاکستان اور بھارت کشمیر سمیت تمام مسائل پر بات چیت کریں امریکی نائب وزیر خارجہ رچرڈ آرمیٹج نے وزیر خارجہ خورشید قصوری کو ٹیلی فون کرتے ہوئے کہا ہے کہ پاکستان اور بھارت جموں وکشمیر سمیت تمام مسائل پر مذاکرات شروع کریں۔ قصوری نے بتایا کہ یہ ایک اہم پیشرفت ہے۔ جس سے پاک بھارت تعلقات میں استحکام کی راہ ہموار ہوگی۔

بقیہ صفحہ 1

کے بعد اپنی وفات تک آپ نے مختلف حیثیتوں میں بے لوث جماعتی خدمت کی توفیق پائی۔ مسلسل گیارہ سال تک حلقہ گارڈن ٹاؤن کے صدر بھی رہے۔ مرحوم نے اپنے پیچھے پانچ بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرمہ زبیدہ بیگم صاحبہ مورخہ یکم اکتوبر 2003ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ آپ مکرم محمد سعید عابد صاحب مرحوم کی اہلیہ اور مکرم محمد منیر عابد جنجوعہ صاحب آف کینیڈا کی والدہ تھیں۔ مرحومہ نہایت نیک اور شفیق خاتون تھیں۔ آپ نے پسماندگان میں 5 بیٹے اور 3 بیٹیاں یادگار چھوڑے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین کے ساتھ مغفرت کا سلوک فرمائے۔ درجات بلند کرے اور جنت الفردوس میں جگہ دے۔ نیز ان سب کے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

الرحیم پراپرٹی سنٹر
کالج روڈ بالمقابل جامعہ کنٹین ربوہ
فون آفس: 215040 رہائش: 214691

کمبائنڈ فیبرکس
پرائیویٹ لمیٹڈ
عطاء بخش روڈ 17 کلومیٹر فیروزپور روڈ
لاہور پاکستان
TEL:92-42-111-111-116
Fax: 92-42-582-0112
Mobile: 92-300-844-7706
Email: info@combinedfabrics.com
Http:www.combinedfabrics.com

الفردوس گارمنٹس
شرٹس۔ ڈریس شرٹ، ڈریس پینٹ جہیز اور مکمل بچگانہ ورائٹی
پروپرائیٹر: حامد علی خان
85۔ نیو انارکلی۔ لاہور فون: 7324448

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29